بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس عورت کا کوئی کمانے والا نہ ہو اسے زکوۃ دینے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جس عورت کا کوئی کمانے والا نہ ہو، کیا اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

جواب

اگر وہ عورت شرعی فقیر، مستحق زکوۃ ہو (یعنی جس کے پاس قرض اور حاجت اصلیہ سے زائد ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر مال موجود نہیں ہے اور وہ سید وہاشمی اور اپنے اصول وفروع میں سے بھی نہیں)، تو اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔ اگر بیان کردہ شرائط میں سے کوئی شرط نہیں پائی جارہی تو اس کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔

اللہ عزوجل قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ۔۔۔﴾ ترجمہ کنزالایمان: "زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار۔۔۔" (القرآن، پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیت: 60)

زکوۃ شرعاً مال کے ایک معین حصے کا شرعی فقیر کو مالک بنانا ہے، چنانچہ تنویر الابصار میں ہے

"ھی تملیک جزء مال عینہ شارع من مسلم فقیر غیر ھاشمی ولا مولاہ مع قطع المنفعۃ عن الملک من کل وجہ للہ تعالی"

ترجمہ: اللہ عزوجل کی رضا کے لئے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کر دینا، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی ہو اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام، اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کرلیا جائے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد 3، صفحہ 203 تا 206، مطبوعہ: کوئٹہ)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے

"مصرف الزکاۃ والعشر۔۔۔ (ھو فقیر، وھو من لہ ادنی شیء) ای دون نصاب أو قدر نصاب غیر نام مستغرق في الحاجۃ"

ترجمہ: زکوٰۃ اور عشر کا مصرف فقیر ہے، فقیر شرعی وہ ہے جس کے پاس قلیل مال ہو یعنی نصاب سے کم یا نصاب کی مقدار غیر نامی ہو جو اس کی حاجت میں مستغرق ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، جلد 3، صفحہ 333، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4831

تاریخ اجراء: 23 رمضان المبارک 1447ھ/13 مارچ 2026ء